إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم یکشنبہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۸ ظہور ۱۳۲۸ ہش | ۲۸ اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۹۷

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۷ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت کرنے پر فرمایا کہ۔ بخار کی کچھ شکایت ہے۔ مگر عام صحت اچھی ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ سیدہ ام متین حرم حضرت اقدس کی طبیعت تا حال علیل ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ باقی افراد خاندان بفضل خدا خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ!

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی علالت

(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

الحمد للہ کہ عزیزی عبد اللہ خاں کے پھیپھڑے اب بہتر ہو رہے ہیں۔ حرارت کمی کم ہے مگر ضعف اور تھکن سے پہلے بہت ہی تیز ... درد کی تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ (مبارکہ بیگم)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کیلئے بھی دعا جاری رکھیں

”اسلامی بلاک“ قائم کرنے کا خیال دن بدن تقویت پکڑ رہا ہے

عرب سیاست دانوں کی طرف سے پرزور حمایت کا اظہار

قاہرہ ۲۷ اگست۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں اسلامی بلاک قائم کرنے کا خیال دن بدن تقویت پکڑ رہا ہے۔ یہاں کے اخبار ”الاہرام“ میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ آل پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان نے اسلامی بلاک قائم کرنے کے سلسلے میں جو اپیل کی ہے اس کا مصر میں بڑی دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ شرق اردن کے شاہ عبد اللہ نے بھی خیال ظاہر کیا ہے ... تمام اسلامی ممالک کو جن میں بالخصوص پاکستان اور ایران بھی شامل ہوں اپنے آپ کو ایک لیگ کی شکل میں منظم کر لیں۔ کیونکہ ایک ایسی لیگ کے قائم ہو جانے سے ان تمام مشکلات پر بآسانی قابو پایا جا سکتا ہے جن سے آجکل تمام عالم اسلام دوچار ہے۔ شاہ عبد اللہ نے اخبار ”المصری“ کے نامہ نگار کو ... دیتے ہوئے کہا۔ اگر ایسی لیگ عالم وجود میں آ جائے تو میں اس کی پوری حمایت کروں گا اور ہر طرح سے اس کی امداد اپنا فرض سمجھوں گا۔

عراقی وزیر خارجہ اور عراقی سینیٹ کے صدر نے بھی اسلامی بلاک کے قیام کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کمیونسٹ پراپیگنڈہ سے ... کرنے کے لئے بھی ایک اسلامی بلاک کا قیام نہایت ضروری ہے۔ لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح اور ایران کے سابق وزیر اعظم المحسن السعدی نے بھی ان خیالات کی پرزور تائید کی ہے۔ چنانچہ المحسن السعدی نے کہا ہے کہ اسلامی بلاک کے قیام سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچے گا اور عالمگیر جدوجہد میں ان کی پوزیشن مضبوط ہو جائے گی۔ بین الاقوامی صورت حالات کا تقاضا ہے کہ تمام اسلامی ممالک متحد ہو کر مشترکہ خطرات کا مقابلہ کریں۔ ... اشتراکیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکیں۔

ڈھاکہ ۲۷ اگست۔ اس سال کے پہلے چھ مہینوں میں ایسٹ بنگال ریلوے کی کل آمدنی چھ کروڑ سے زیادہ رہی گذشتہ سال وسی عرصہ کی آمدنی کے مقابلے میں یہ رقم ایک کروڑ سے کچھ زیادہ تھی۔

امریکہ برطانیہ اور کینیڈا کے درمیان

ڈالر کی صورت حال پر غور و خوض

واشنگٹن ۲۷ اگست۔ آج یہاں امریکہ۔ برطانیہ اور کینیڈا کے نمائندوں کے درمیان ڈالر کی صورت حال کے متعلق ابتدائی بات چیت شروع ہوئی۔ امریکی دفتر خارجہ کی طرف سے کل ایک بیان میں بتایا گیا تھا کہ اس کانفرنس کا اصل مقصد یہ ہے کہ ”مارشل امداد“ میں کمی کے پیش نظر اب کیا تدابیر اختیار کی جائیں کہ برطانیہ زیادہ ڈالر کما سکے۔ بیان میں مزید کہا گیا تھا کہ اس مشکل کو موجودہ اقتصادی پالیسی کے اندر ہی رہ کر حل کیا جائے گا۔

دفاعی بل میں ایک ارب ڈالر کی کمی

واشنگٹن ۲۷ اگست۔ امریکی سینیٹ نے حکومت کے دفاعی بل میں ایک ارب ڈالر کی ... کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یاد رہے اس سے قبل سینیٹ نے دفاعی انتظامات کے سلسلے میں ۱۶ ارب ڈالر کا بل منظور کیا تھا۔

کشمیر کمیشن کا وفد عارضی صلح کے سلسلے میں ایک نئی تجویز لیکر کراچی آرہا ہے

حکومت پاکستان کے ساتھ مشورہ کے بعد وفد نئی دہلی جائیگا

سرینگر ۲۷ اگست۔ اتحادی قوموں کے پاکستان و ہندوستان کمیشن نے اپنا ایک وفد کراچی اور نئی دہلی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وفد عارضی صلح کے سمجھوتہ کی تکمیل کے سلسلے میں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے سامنے ایک نئی تجویز رکھے گا۔ اس اقدام کا فیصلہ کمیشن نے کل یہاں اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں کیا تھا۔ وفد جو کمیشن کے موجودہ صدر ... اقوام کے سیکرٹری جنرل کے ذاتی نمائندے مسٹر کولبن پر مشتمل ہوگا۔ پیر کے روز سرینگر سے کراچی روانہ ہو جائیگا اور وہاں حکومت پاکستان کے ساتھ گفت و شنید کے بعد پھر نئی دہلی جائیگا۔ امید ہے بدھ کے روز وفد واپس سرینگر پہنچ جائے گا۔ اسی روز کمیشن کا پورا اجلاس ہونیوالا ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ بدھ کے روز ہونیوالے اجلاس سے قبل اس نئی تجویز کے بارے میں دونوں حکومتوں کی رائے معلوم ہو جائے گی۔

سابق اطالوی نوآبادیات کے مستقبل کا فیصلہ؟

کراچی ۲۷ اگست۔ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے آج یہاں بین الاقوامی امور کے پاکستانی ادارے کے زیر اہتمام تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر افریقہ میں سابق اطالوی نوآبادیات کے مستقبل کا فیصلہ کرتے وقت وہاں کی اصل آبادی کی خواہشات کو نظر انداز کیا گیا تو اس کا بین الاقوامی امن پر بہت برا اثر پڑے گا۔ پاکستان ہمیشہ اس بات کا حامی رہا ہے کہ ان کے مستقبل کا فیصلہ حق خود اختیاری کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ جمعیت اقوام کا فرض ہے کہ وہ اس بارے میں وہاں کے عوام کی متفقہ رائے کو پیش نظر رکھے۔

کراچی ۲۷ اگست۔ میجر محمد صدیق کو سنکیانگ میں کاشغر کے مقام پر پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ ان کو وہاں قونصل جنرل کا درجہ حاصل ہوگا۔ وہ عنقریب کاشغر روانہ ہو جائیں گے۔

پاکستان اور عراق کے درمیان

ثقافتی معاہدہ

بغداد ۲۷ اگست۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق پاکستان کے ساتھ ایک ثقافتی معاہدہ کرنے کے سوال پر نہایت سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ اس معاہدے کی رو سے دونوں ملکوں کے طلباء کیلئے ایک دوسرے کے ہاں تعلیم حاصل کرنے کے سلسلے میں خاص مراعات کا بندوبست بھی کیا جائیگا۔ ... وزارت تعلیم ان طلباء کے لئے جو عرب ممالک سے باہر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں پہلے ہی بیس ہزار دینار منظور کر چکی ہے اور یہاں اس وقت عراقی حکومت کے خرچ پر بیرونی ممالک کے ۱۲۶ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ (دستار)

چکوال کے مقام پر تیل نکالنے کا کام نہایت کامیابی سے جاری ہے

کراچی ۲۷ اگست۔ برما آئل کمپنی نے مغربی پنجاب میں چکوال کے مقام پر گذشتہ ماہ تیل کے جو کنوئیں دریافت کئے تھے ان میں تیل نکالنے کا کام نہایت کامیابی سے جاری ہے۔ چنانچہ ۲۰ اگست کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران ۳۷۰ پیپے یومیہ کے حساب سے تیل نکلتا رہا۔ مزید کنوؤں کی دریافت کے سلسلے میں کھدائی بدستور جاری ہے۔ اور بعض مقامات پر ۲۰۰۰ فٹ کی گہرائی تک کھدائی ہو چکی ہے۔ اسی طرح ضلع سندھ میں لکھڑا کے مقام پر کھدائی کا کام جاری ہے اور ماہرین کو امید ہے کہ دس ہزار فٹ کی گہرائی پر تیل نکل آئے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ... شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور

۲۸ اگست ۱۹۶۹ء

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تحریک جدید کا تیرھواں مطالبہ "طلبا کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں" یہ بچوں کی تعلیم و تربیت پر حاوی ہے۔ گزشتہ انقلاب ملکی کی وجہ سے قادیان اس لحاظ سے بھی ہمارے قبضہ سے نکل گیا ہے۔ کہ جو تعلیمی جدوجہد کے ادارے ہم نے وہاں قائم کئے تھے۔ وہ اب وہاں نہیں چلائے جا سکتے۔ انتشار کی وجہ سے ہمارے ان اداروں کو بہت دھکا لگا ہے۔ ہمارے ان اداروں کی عظیم الشان عمارتیں جو ہم نے قادیان میں تعمیر کی تھیں۔ آج اغیار کے قبضہ میں ہیں۔ ان عمارتوں کے علاوہ لاکھوں روپوں کا سامان از قسم آلات سائنس فرنیچر وغیرہ سب کچھ قادیان ہی میں چھوڑنا پڑا۔ اور ہمیں یہاں خالی ہاتھ آنا پڑا۔ یہاں آکر شروع شروع میں ناممکن تھا۔ کہ ہم ان تمام اداروں کو اسی طرح از سر نو جاری کر سکیں۔ روپے کی کمی کے علاوہ جو سب سے بڑی مشکل تھی۔ وہ یہ تھی کہ جماعت کا وہ حصہ جو مشرقی پنجاب کا رہنے والا تھا۔ جس میں خود ہمارا مرکز بھی شامل تھا۔ پریشان حالی میں مبتلا تھا۔ اس سے بھی بڑھ کر جو مشکل تھی۔ وہ موزوں جگہوں کی تلاش تھی۔ جہاں وہ ادارے [illegible] جا سکتے۔

دو چار ماہ کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیہ سکول اور جامعہ احمدیہ اور لڑکوں کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا اچھا برا انتظام ہو گیا لڑکیوں کے ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج کے قیام کی صورت بہت مدت تک مخدوش رہی۔ لاہور میں ہر چند کوشش کی گئی۔ مگر خاطر خواہ عمارت ان کے لئے نہ مل سکی۔ جوں توں کر کے ان دونوں اداروں کو چالو تو رکھا مگر ایسا کہ گویا نہیں ہیں۔ ایسی پریشان حالی میں یہ مشکل تھا کہ طلبا اور طالبات کثیر تعداد میں ان اداروں میں داخل ہوتے۔ اس لحاظ سے طالبات اور طلباء اور ان کے والدین کسی حد تک معذور سمجھے جا سکتے تھے۔

اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارا نیا مرکز "ربوہ" میں بن گیا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ تمام ادارے جو قادیان میں کام کر رہے تھے وہاں منتقل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ باوجود جگہ کی تکلیف کے گرلز ہائی سکول کئی ماہ سے وہاں جاری ہو چکا ہے لڑکوں کا ہائی سکول جو اس وقت چنیوٹ میں ہے۔ وہ بھی جلد ہی وہاں منتقل ہو جائے گا۔ البتہ تعلیم الاسلام کالج شاید ابھی جلد وہاں منتقل نہ ہو سکے۔ تعلیم الاسلام کالج کو آغاز ہی میں ڈی۔ اے وی کالج کی عمارت دینے کا حکومت نے وعدہ کیا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ اس میں غیر مسلموں کا کیمپ تھا۔ اس لئے اس کا قبضہ ہمیں بہت دیر میں جا کر ملا۔ اور ایسی حالت میں ملا کہ غیر مسلموں نے کیمپ کا ناجائز فائدہ اٹھا کر تمام قیمتی سامان پردے پردے میں مشرقی پنجاب میں منتقل کر لیا اور جو منتقل نہ کر سکے مثلاً دروازے کھڑکیاں وغیرہ ان کو توڑ پھوڑ کر بیکار کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کی لکڑیاں جلا دیں صرف عمارت کا ایک ڈھانچہ سا ہمارے سپرد کیا گیا۔ اور وہ بھی کافی عرصہ کے بعد۔

باوجود اسکے کہ ایک کافی مدت تک ڈی۔ اے۔ وی کالج کی عمارت ابھی تک باقاعدہ ہمارے نام الاٹ کر دی گئی تھی۔ پھر بھی تعلیم الاسلام کالج ان تمام مشکلات میں جو ایسی صورت میں پیدا ہو سکتی تھیں اپنی سعی کرتا رہا۔ اور اب یہ حالت ہے کہ۔

پھر جمع کر رہا ہوں جگر لخت لخت کو

جن لوگوں نے قادیان کا تعلیم الاسلام کالج اور اس کا ساز و سامان دیکھا ہے وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ڈی۔ اے وی کی ٹوٹی پھوٹی عمارت اسکے مقابلہ میں صرف اشک شوئی کی حیثیت رکھتی ہے پھر قادیان کی وہ کھلی کھلی فضا یہاں لاہور میں کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں وہ انوکھا دینی ماحول لاہور میں تو نصیب نہیں ہو سکتا۔ مگر یاد رکھئے کہ ان تمام کمیوں کے باوجود جو قادیان کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج آج بھی دنیا بھر میں واحد کالج ہے۔ جہاں نہ صرف احمدی بلکہ دوسرے مسلمانوں کے بچوں کی دنیاوی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ دینی اور اخلاقی تربیت کے بہترین مواقع موجود ہیں۔ دنیا کا کوئی کالج اس لحاظ سے تعلیم الاسلام کالج کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جسطرح پہلے بہت سے غیر احمدی دوست بھی قادیان میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا لاہور کے کالجوں کی نسبت زیادہ مناسب خیال کرتے تھے۔ اسی طرح اب بھی تعلیم الاسلام کالج ہی جبکہ وہ لاہور میں منتقل ہو گیا ہے۔ ایسے دوستوں کی خواہشات پوری کر سکتا ہے۔ لیکن خود احمدی طلباء کے لئے تو

تحریک جدید کے تیرھویں مطالبہ

کے مطابق تعلیم الاسلام کالج لاہور تعلیم الاسلام کالج قادیان ہی سمجھا جائے گا۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس مطالبہ کی روح کے مطابق تعلیم الاسلام کالج لاہور ہی میں اعلےٰ تعلیم کے لئے داخل کرائے

تعلیم الاسلام کالج کے لاہور میں ہونے سے احمدیوں کے لئے تو اب کسی اعتراض کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ لوگ جو لاہور کے فوائد کے مدنظر اپنے بچوں کو قادیان نہیں بھیجتے تھے۔ ان کا یہ عذر بھی باقی نہیں رہتا۔ اب تو قادیان اور لاہور دونوں کے فوائد متخالف نہیں رہے۔ بلکہ متحد ہو گئے ہیں۔ اور دین اور دنیا دونوں کے فوائد یہاں پوری طرح حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایک سچے احمدی کے لئے تو اپنے پیارے خلیفہ کا ایک اشارہ ہی کافی ہے۔ اور یقیناً تحریک جدید کے تیرھویں مطالبہ میں یہ اشارہ صاف موجود ہے۔

قائدین و زعمائے کرام

قائدین و زعماء اپنی مجالس کی تنظیم کو فوری طور پر مکمل کر کے جلد از جلد کام شروع کر دیں۔ شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کا کام نہایت اہم اور ضروری کام ہے۔ اس لئے ذیل میں اس شعبہ سے متعلقہ وہ امور درج کئے جاتے ہیں۔ جن کے مطابق مجالس خدام الاحمدیہ کو فوراً کام شروع کر دینا چاہیئے۔

(۱) فوجی تربیت (پی۔ ٹی پریڈ وغیرہ) خصوصاً ڈسپلن قائم رکھنا۔ باقی عام ورزشوں کے علاوہ ایسے کام تجویز کئے جائیں جو محنت کش کے ہوں۔ جن سے خدام کی ورزش ہو اور جسم میں طاقت پیدا ہو۔

(۲) سائیکل چلانا خدام کو سکھایا جائے۔ اور اس کی مرمت و فٹنگ وغیرہ کرنا سکھلایا جائے۔

(۳) موٹر سائیکل اور موٹر چلانا سکھلایا جائے۔ اس کی مشینری کے متعلق علم ہو کہ کیسے کام کرتی ہے۔ عام نقائص جو اس میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ انہیں کیسے دور کیا جا سکتا ہے۔ (شہری مجالس اس کی طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ وہ آسانی سے اس کا انتظام کر سکتی ہیں۔)

(۴) گھوڑ سواری کی مشق کروائی جائے۔ (دیہاتی مجالس اس کی طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ انہیں گھوڑے کافی حد تک آسانی سے مل سکتے ہیں)

(۵) تیرنا حتی الوسع ہر خادم کو آنا چاہیئے

(۶) خدام کے اندر یہ ذہنیت پیدا کی جائے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آجکل مشینوں میں اللہ تعالےٰ نے بہت برکت رکھی ہے۔ پس انہیں مشینری کی طرف بہت توجہ کرنی چاہیئے۔

(۷) خدام کو کس قدر لوہار۔ ترکھانا او بڑھئی کا کام بطور ایک مشغل کے سیکھنا چاہیئے۔

(۸) بچوں (اطفال الاحمدیہ) کو انجینئرنگ کی طرف مائل کرنا چاہیئے۔ ایسی کھیلیں ہوں جن سے انہیں اس کا شوق پیدا ہو۔ مثلاً میکینو کے چند سیٹ منگائے جائیں جنہیں بچے جوڑ جوڑ کر جہاز، موٹر، کشتی، پل وغیرہ بناتے ہیں جن سے ان میں انجینئرنگ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو انشاء اللہ تعالےٰ اکتوبر کے آخر میں ہو گا۔ مجالس اپنے ان خدام اور اطفال کو بھی بھیجیں۔ جنہیں اس پروگرام کے ماتحت کوئی کام سکھلایا گیا ہے یا ٹریننگ دی گئی ہے۔ نیز مرکز کو اطلاع دیں کہ فلاں فلاں خادم کو فلاں فلاں قسم کی ٹریننگ دی جا رہی ہے علاوہ ازیں اجتماع کے موقعہ پر کھیلوں کا پروگرام بھی ہو گا۔ اس لئے مجالس کو اپنے خدام کو فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ رسہ کشی۔ دوڑیں۔ چھلانگیں۔ سائیکل کا مقابلہ۔ تیرنا۔ جسمانی کا مقابلہ وغیرہ کھیلوں کے مقابلہ کے لئے بھی تیار کرنا چاہیئے چھٹیوں کے بعد درسگاہیں کھلنے پر انشاء اللہ العزیز ربوہ میں ایک ٹورنامنٹ ہو گا۔ جس میں مذکورہ بالا کھیلیں کھیلی جائیں گی۔ ربوہ۔ چنیوٹ اور احمد نگر کی مجالس کے علاوہ اگر کوئی اور قریب کی مجلس اس ٹورنامنٹ میں شریک ہونا چاہے تو وہ بھی اپنا نام پیش کر سکتی ہے۔ ٹورنامنٹ کی تاریخوں اور پروگرام کے متعلق بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

نائب مہتمم ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ضروری تصحیح:۔ الفضل ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء کے صـ کالم ۲ مضمون "نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق چند سوالات" کے آخر میں جو مولوی محمد علی صاحب کا فقرہ بجواب خواجہ غلام الثقلین درج کیا گیا ہے۔ وہ اس طرح صحیح ہے "مرزا صاحب مدعی نبوت ہیں۔ آپ ان کا مقابلہ کسی مدعی نبوت سے کریں، مثلاً عیسیٰؑ، موسےٰؑ"۔ ناظرین تصحیح فرما لیں۔

خطبہ جمعہ خطبہ نمبر ۲۷

وہ بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرو جو نبیوں کی جماعتوں کو حاصل ہوتا ہے

عزّت اسی کو ملے گی جو خدا تعالیٰ کا ہاتھ بنکر کام کرے گا۔

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۷ مئی ۱۹۴۹ء بمقام ناصر آباد سٹیٹ سندھ

مرتّبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جیسا کہ دوستوں کو اخبار سے معلوم ہوتا رہا ہوگا۔ اس دفعہ چار پانچ ماہ سے مجھ پر بار بار

جوڑوں کی درد کا حملہ

ہوتا رہا۔ اور جلسہ سالانہ کے بعد آنکھوں پر بھی جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا اسی بیماری کا حملہ ہوا۔ ایک وقت میں تو قریباً نظر بند ہو گئی تھی۔ آنکھوں کے آگے عموماً اندھیرا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ پاس بیٹھا ہوا آدمی بھی پہچانا نہیں جاتا تھا۔

پچھلے سالوں کے تجربہ کی بناء پر میرا خیال تھا کہ ناصر آباد اور سندھ کے دوسرے علاقوں میں گرمی بہت کم ہوگی۔ اس لئے کوئٹہ کی بجائے میں یہاں آگیا۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ اس سال یا تو استثنائی طور پر یہاں گرمی زیادہ ہے۔ یا ان دنوں ہمارا آنا غلطی ہے۔ گرمی کا مجھ پر اس قدر اثر ہے کہ میں نمازوں کے لئے مسجد میں نہیں آسکتا اسی وجہ سے میں بعض دفعہ دوستوں سے جو باہر سے تشریف لاتے ہیں ملاقات بھی نہیں کر سکتا۔ بے شک میں کسی نہ کسی شخص سے مل بھی لیتا ہوں لیکن زیادہ ملاقات نہیں کر سکتا۔ اب چونکہ ہم یہاں آگئے ہیں۔ اس لئے جتنے عرصہ کے لئے ہم یہاں آئے ہیں رہیں گے۔ اور اگر طبیعت اچھی رہی تو کچھ کام کر لیں گے۔

اس کے بعد میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دنیا بھر میں ہر جگہ پر

ایک انقلاب آرہا ہے۔

جو بعض جگہوں پر کم ہے اور بعض جگہوں پر زیادہ مگر آ ضرور رہا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ کوئی نہ کوئی تغیر آسمان پر مقدر ہو چکا ہے۔ مذہبی لوگ اور خدا تعالیٰ پر یقین رکھنے والے لوگ یہ سمجھتے اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ تغیر آخر مذہب کے حق میں ہوگا۔ اور پھر مذہب تمام دنیا پر غالب آجائیگا لیکن جو لوگ مذہبی نہیں۔ اور جو مذہب پر یقین نہیں رکھتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ انقلاب ایک دن مذہب کو اکھاڑ کر پھینک دے گا۔ اور تمام دنیا پر ایک قسم کی اشتراکیت غالب آجائیگی جو باقی تمام نظاموں کو بدل دے گی۔

ہماری جماعت ان جماعتوں میں سے ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نظام کے دوبارہ دنیا میں قائم ہونے کی قائل ہے۔ ہم دنیا کے سامنے یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ بعض ایسی پیشگوئیاں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اتباع کے ذریعہ پھر تمام دنیا پر غالب آجائیگا۔ یہ چیز کسی کسی وقت تو دنیا کی نظروں میں شاندار نظر آتی تھی اور کسی کسی وقت دنیا کی نگاہوں میں ناکام نظر آتی تھی خود اپنی جدوجہد کو دیکھ کر متضاد خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب تک کوئی شخص اندھا دھند یقین نہ رکھتا ہو متضاد خیالات کا پیدا ہو جانا ممکن ہے۔ لیکن جو شخص عقل سے کام لینے کا عادی ہے۔ جو شخص سوچنے کا عادی ہے۔ وہ دو حالتوں میں سے ایک حالت میں سے ضرور گزرتا ہے۔ بعض دفعہ وہ کسی چیز کو دیکھ کر جوش میں آجاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ اس کے بارہ میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ پوری ہوگئی۔ مثلاً وہ دیکھتا ہے کہ تنظیم کے بدلہ میں ۱۹۴۷ء میں قادیان فسادات سے محفوظ رہا۔ جماعت نے دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے عزت سے قادیان چھوڑا۔ اور جماعت کا ایک حصہ اب بھی وہاں بیٹھا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ جب پنجاب کی کوئی جگہ ہندوؤں اور سکھوں سے محفوظ نہ رہ سکی تھی۔

قادیان محفوظ رہا

یا جب وہ ان رپورٹوں کو پڑھتا ہے۔ جو بیرونی ممالک سے ہمارے مبلغین بھیجتے ہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو بڑا بھاری سمجھتا ہے۔ مثلاً وہ دیکھتا ہے۔ کہ جرمنی۔ فرانس۔ انگلینڈ اور دیگر یورپین ممالک کے لوگ ہماری تعلیم سنکر اس کے قائل ہو رہے ہیں اور عیسائیت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ کیا عرب۔ کیا ایران کیا افغانستان ساری بیرونی دنیا میں یہ احساس پایا جاتا ہے۔ کہ اس وقت اگر کوئی جماعت غالب آسکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اور ادھر وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ تو ان کی مثال آٹے میں نمک کی طرح ہے۔ گاؤں کے گاؤں نہ صرف احمدیت سے خالی ہیں۔ بلکہ وہ احمدیت کے نام سے بھی آشنا نہیں۔ دنیا کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں احمدی نہیں پائے جاتے۔ وہ دیکھتا ہے کہ باوجود تعداد میں کم ہونے اور کمزور ہونے کے جماعت کو

عظمت حاصل ہے

اس قسم کے متواتر خیالات آنے کے بعد وہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ وہ جیت گئے۔ یا انہوں نے پانسہ مار لیا لیکن جب وہی معقولیت سے دیکھنے والا شخص یہ دیکھتا ہے۔ کہ ہم میں کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ ہم میں غفلت پائی جاتی ہے۔ وہ تنظیم اور وہ قربانی اور ایثار جماعت میں نہیں پایا جاتا۔ جو جیتنے والی قوموں میں ہوا کرتا ہے۔ جیتنے والی قوموں کے افراد کو اگر تنظیم کے لئے اپنے بچوں کی قربانی کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ تو وہ کرتے چلے جائیں گے۔ اپنی قوم کو بڑھانے اور اسکو اونچا لے جانے کے لئے ہر قسم کے ایثار سے کام لیتے ہیں۔ جب یہ شخص یہ دیکھتا ہے۔ کہ ابھی اس قسم کی چیزیں جماعت میں پیدا نہیں ہوئیں۔ تو وہ اس شبہ میں پڑ جاتا ہے۔ کہ کیا یہ ایک پھول تھا جو خوبصورت تو تھا۔ لیکن وہ تھا پھول جس نے درخت کی عمر نہیں پائی۔ گلاب کی شکل آم سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ وہ برگد سے زیادہ خوشبودار ہوتا ہے لیکن پھول پھول ہی ہوتا ہے۔ وہ درخت نہیں کہلا سکتا۔ جہاں تک خوشبو نزاکت اور لطافت کا تعلق ہے۔ گلاب کا پودا۔ برگد۔ آم اور انگور سے بہت اچھا ہے۔ لیکن جہاں تک مضبوطی اور زیادہ عمر پانے کا تعلق ہے۔ آم کا درخت تین چار سو سال اور انگور اور برگد کے درخت پندرہ سولہ سو سال تک عمر پا جاتے ہیں۔ لیکن گلاب کا پودہ چند موسم پھول دے کر ختم ہو جاتا ہے۔ جب وہ ان باتوں پر غور کرتا ہے۔ تو اس کی رائے بدل جاتی ہے۔ مگر ایک مومن جو عقل کی نگاہ سے نہیں

خدا تعالیٰ کی نگاہ سے

دیکھتا ہے یہ سمجھتا ہے۔ کہ نہ اس نے پہلے کوئی کام کیا ہے۔ نہ اس نے اب کرنا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے وہ خود کرے گا۔ پہاڑ، ستارے اور دوسری چیزیں جو دنیا میں نظر آتی ہیں۔ وہ کب ہم نے بنائی ہیں۔ کتنے تغیرات ہیں جن میں ہمارا ہاتھ نہیں تھا۔ لیکن وہ واقع ہوئے۔ ان کے سامنے اس کی کچھ بھی نسبت نہیں۔ یہ آپ ہی آپ ہو جائیگا اور خدا تعالیٰ اسے مکمل کرے گا۔

غرض خواہ تقدیر الٰہی پر ایمان لانے والا دیوانہ ہو یا معقولی فلسفی وہ یقین رکھتا ہے۔ کہ یہ کام خدا تعالیٰ ہی کرے گا۔ بعض فرقے ایسے ہیں جو

بنیادی طور پر

یہ تعلیم دیتے ہیں۔ کہ سب کام خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ انسان کا ان کاموں میں ہاتھ نہیں ہوتا۔ لیکن بعض فرقے ایسے ہیں جو بنیادی طور پر یہ تعلیم دیتے ہیں۔ کہ بے شک ہر کام خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کام اسی وقت کرتا ہے جب اسکے ساتھ تم بھی وہ کام کرو۔ جب بندے وہ کام نہیں کرتے۔ تو اس کی مدد رک جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ ان کو مٹا کر ایک دوسری قوم کھڑی کر دیتا ہے۔ جو اس کام کو بجا لاتی ہے۔ قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ الٰہی تقدیر دنیا میں دو طریقوں سے جاری ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بندے جب خدا تعالیٰ کے ساتھ نہیں چلتے۔ تو خدا تعالیٰ اپنی مدد روک لیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم خدا تعالیٰ کسی قوم کو تباہ نہیں کرتا۔ جب تک وہ خود اپنے آپکو تباہ نہیں کرتی۔ جب تک وہ اپنا ہاتھ خدا تعالیٰ کی تائید میں ہلاتی رہتی ہے وہ بچی رہتی ہے لیکن جب وہ خدا تعالیٰ کی تائید میں اپنا ہاتھ ہلانے سے رک جاتی ہے خدا تعالیٰ بھی اپنے ہاتھ کو روک لیتا ہے اور اس قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔

اُس کا

دوسرا قانون

یہ ہے۔ کہ بعض حالتوں میں اگر انسان خدا تعالیٰ کا کام کرنے سے رُک جاتا ہے۔ تو وہ یہ نہیں کرتا کہ اپنی مدد کو روک لے۔ اور مذہب کو تباہ کر دے بلکہ وہ یوں کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام سے رُک جانے والی قوم سے اپنی مدد کو روک لیتا ہے اور اُس کی جگہ دوسری قوم کھڑی کر دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اُس کام کو بجا لاتی ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کا دوسرا قانون یہ ہے۔ کہ جب کوئی قوم ایک کام سے اپنے ہاتھ کو روک لیتی ہے۔ تو وہ اُس کے افراد کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور دوسری قوم کھڑی کر دیتا ہے۔ یہ سنت زندہ مذہبوں کے متعلق ہے۔ پس احمدیت کے بارہ میں ہم یہ نتیجہ تو نہیں نکال سکتے۔ کہ کوئی کام ہمارے کرنے کے بغیر آپ ہی آپ ہو جائے گا۔ ہمیں وہی نتیجہ نکالنا پڑے گا جو قرآن کریم نے نکالا ہے۔ یعنی اگر تم سستی کرو گے۔ تو وہ تم کو تباہ کر کے کوئی دوسری قوم تمہاری جگہ کھڑی کر دے گا۔ انسانوں کے ذمہ بعض دفعہ ایسا کام لگا دیا جاتا ہے۔ جس کے متعلق فیصلہ ہوتا ہے کہ وہ ضرور ہو گا۔ غرض اس کام کے پورا کرنے میں انسان کا دخل نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے پورا کرنے میں جو اس کا حصہ ہوتا ہے۔ اُس کا چھوٹا یا بڑا ہونے میں اس کا دخل ہوتا ہے۔ پس جہاں تک کہ افراد کے رتبہ عزت اور برکات حاصل کرنے کا سوال ہے۔ اُس حد تک تو واقعات کی رو میں فرق پایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ قربانی کریں تو وہ رتبہ اور عزت حاصل کر سکتے ہیں اگر نہ کریں تو تباہ و برباد بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک

اصل مقصد

کا تعلق ہے۔ وہ بدل نہیں سکتا۔ وہ کام پورا ہو کر رہتا ہے۔ خواہ ان کے ہاتھ سے ہو۔ خواہ وہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے اگر ہم اُس میں سچے ہیں۔ تو ہم دوسری قسم کے لوگوں میں شامل ہیں۔ ہمارے سپرد ایک ایسا کام کیا گیا ہے۔ جو ہو کر رہنا ہے۔ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ تو عزت ہمیں مل جائے گی۔ نہ کریں تو کوئی دوسری قوم اس عزت کو حاصل کر لے گی اور خدا تعالیٰ نافرمانوں کو تباہ و برباد کر کے

دوسری قوم کھڑی کر دیگا

جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے اُس کام کو پورا کرے گی۔ جب ایک نوکر اگر کام نہیں کرتا اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے۔ تو آقا اُس کو گھر سے اُس کو نکال دیتا ہے۔ اس سے اُس کا کام تو بند نہیں ہو جاتا۔ یا مثلاً سکول جاری کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی مدرس کام نہیں کرتا۔ تو اسے نکال دیا جاتا ہے۔ اس سے پڑھائی تو بند نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسرا مدرس رکھ لیا جاتا ہے جو پہلے مدرس کی جگہ پر کام کرتا ہے۔ غرض یا تو ہماری جماعت وہ کام کرے گی۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُس کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور یا ایک اور قوم کھڑی کر دی جائے گی۔ جو خدا تعالیٰ کے حکموں کو بجا لائیگی۔ پس ہماری جماعت اگر یہ مضمون سمجھ لے۔ کہ کام تو خدا تعالیٰ نے کرنا ہے لیکن عزت اُن کو ملے گی۔ جو اس کام میں

خدا تعالیٰ کا ہاتھ

بن جائیں گے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں بنیں گے تو وہ انہیں باہر نکال کر پھینک دے گا۔ تو یقیناً اس میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ کامیابی کے راستہ پر چل پڑے گی۔

اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے۔ کہ جب وہ کام ضرور ہونا ہے۔ تو وہ آپ ہی آپ ہو جائے گا۔ ہمیں اس میں ہاتھ بٹانے کی کیا ضرورت ہے تو وہ احمق ہے۔ وہ کام تو بیشک ہو جائے گا۔ لیکن وہ اور اُس کی اولاد برباد ہو جائے گی۔ یا اگر وہ سمجھتا ہے کہ بربادی اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ اب وہ کام نہیں کر سکتا۔ تو وہ بھی احمق ہے۔ کام تو وہ ضرور ہو گا۔ لیکن اُس کا منہ کالا ہو گا۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ تغیرات نہیں ہوئے جن لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ وہ کس طرح شرمندہ ہوئے۔ پس آج بھی جو چیز دنیا کی نظروں میں ناممکن ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔ بعض چیزیں جو

دنیا کی نظروں میں

عجیب ہوتی ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں آسان ہوتی ہیں۔ چنانچہ اب بھی جو تغیر دنیا میں پیدا ہونے والا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے لئے نہایت آسان ہے۔

جو احمدی احباب اس کام کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور انہیں اخلاق فاضلہ حاصل ہیں۔ اُن میں سے بھی ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھتا۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہماری ترقی اُس وقت شروع ہو گی۔ جب ہماری کثرت ہو گی کثرت کے بغیر بھی قومیں کام کرتی ہیں۔ ہندوستان پر انگریزوں نے سینکڑوں سال حکومت کی۔ اُنہوں نے کیا اپنی کثرت کی وجہ سے ایسا کیا۔ اُن کی تعداد چالیس پچاس لاکھ تھی۔ اور چالیس کروڑ کے قریب ہندوستانی تھے۔ گویا آٹھ سو ہندوستانیوں پر ایک انگریز تھا۔ آٹھ سو بکریوں کو بھی ایک چرواہا قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ آٹھ سو گایوں کو بھی ایک چرانے والا اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ آٹھ سو اونٹوں کو بھی ایک چرانے والا اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتا آٹھ سو مرغیوں کو بھی ایک آدمی نہیں پال سکتا۔ آٹھ سو چڑیوں کی بھی ایک انسان نگرانی نہیں کر سکتا۔ پھر

کتنی کمزوری تھی

ہندوستانیوں میں اور کتنی خوبی تھی۔ انگریز کیریکٹر کی کہ ایک انگریز آٹھ سو ہندوستانیوں کو جو اُس جیسے ہی سمجھ بوجھ والے تھے۔ ویسی ہی عقل رکھتے تھے۔ ایک گڈریہ کی طرح نہ صرف چلایا۔ بلکہ ایسی تنظیم اور قانون کے ماتحت چلایا۔ کہ خود ہندوستانی بھی اور دنیا بھی حیران تھی۔ اگر انگریز باوجود قلیل التعداد ہونے کے اپنے سے کثیر التعداد ہندوستانیوں پر حکومت کر سکتے ہیں۔ تو احمدی اپنی خوبی اور حسن سلوک کی وجہ سے لوگوں کے قلوب پر کیوں حکومت نہیں کر سکتے۔ میں نے پاکستان میں سینکڑوں ہندوؤں سے یہ سنا ہے۔ کہ موجودہ حکومت سے

انگریز کی حکومت

بدرجہا بہتر تھی۔ یہ لوگ معمولی درجہ کے نہیں تھے بلکہ ممبران اسمبلی۔ بڑے بڑے قومی لیڈر اور اخباروں کے ایڈیٹر تھے۔ میں تو اُن سے متفق نہیں ہوں۔ خدا تعالیٰ نے یہ حکومت ہمیں دی ہے اور یہ بہرحال ہمارے لئے بہتر ہے ہاں ناتجربہ کاری کی وجہ سے بعض تکلیفیں پہنچ جاتی ہیں۔ لیکن وہ عارضی ہیں۔

سب سے بڑی چیز

یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے ہاتھ کھول دیئے ہیں۔ اب ہمیں کسی سے تکلیف پہنچے تو ہم اُس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ پنجرے میں پڑا ہوا جانور چاہے آپ اُس کے آگے موتی ڈالیں یا گندم بہرحال قیدی ہے۔ غرض موجودہ حکومت پہلی حکومت سے بہرحال بہتر ہے۔ اب ہمیں اصلاح کرنے کا موقعہ حاصل ہے۔ اُس حکومت میں اصلاح کرنے کا موقعہ حاصل نہیں تھا۔ مگر بہرحال کہنے والوں نے کہا۔ کہ موجودہ حکومت سے انگریزوں کی حکومت بہتر تھی۔ اب کانگرس والے بھی شور مچا رہے ہیں۔ کہ انگریزوں کی حکومت موجودہ حکومت سے بہتر تھی۔ غرض انگریزوں نے سینکڑوں سال تک ہندوستان پر حکومت کی۔ اور ایسی حکومت کی کہ خود قیدی بھی اُن کی تعریف کرتے ہیں۔ اور پھر

عجیب بات

یہ ہے۔ کہ قیدیوں کو جیل خانہ سے نکال دیا گیا ہے۔ تم چاہے انہیں بیوقوف کہو یا احمق۔ اُن میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو خواہش رکھتے ہیں کہ کاش انہیں پھر قید خانہ کی زندگی مل جائے اس کی وجہ کیا تھی۔ یہ انگریزوں کی عقلمندی تھی۔ اُن میں ایثار اور قربانی کا مادہ پایا جاتا تھا۔ اگر تم بھی اپنی اصلاح کر لو۔ لوگوں کے لئے اپنے آپ کو مفید بنا لو۔ اُن کے لئے سکھ کا موجب بن جاؤ۔ تم اُن سے ہمدردی کرو۔ عقل سے کام لو۔ اور انہیں عقل سکھاؤ۔ تو تم آسانی سے اُن کے قلوب پر حکومت کر سکتے ہو۔ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ کہ ہم عقل سے کام نہیں لیتے۔ بعض دفعہ حکومت بڑی سوچ بچار کے بعد ایک سکیم مرتب کرتی ہے۔ لیکن ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی اُس پر اعتراض کرنے لگ جاتا ہے ہم خود مہینوں کے بعد ایک سکیم بناتے ہیں لیکن بیوقوف لوگ اس پر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ اُن مشکلات کو مدنظر نہیں رکھتے۔ جن کو مدنظر رکھ کر وہ سکیم تیار کی گئی تھی اگر وہ لوگ اُس سکیم کو نہیں سمجھ سکتے۔ تب بھی انہیں یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ اُس پر اعتراض کریں۔ انہیں یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اُسے سمجھنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ نے

حضرت آدم علیہ السلام

کو پیدا کیا۔ فرشتوں کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی لیکن اُنہوں نے خدا تعالیٰ کے اس فعل پر اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ اُنہوں نے اسے سمجھنے کی کوشش کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اپنی قوم کی گری ہوئی حالت کا احساس ہوا۔ اور آپ نے خیال کیا۔ کہ میری قوم کیونکر ترقی کرے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے وہ وعدے جو میری قوم کے حق میں ہیں۔ کیونکر پورے ہوں گے۔ تو آپ نے اس پر اعتراض نہیں کیا بلکہ اُسے سمجھنے کی کوشش کی۔ جو شخص کسی بات کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اُس کا علم بڑھے گا۔ اور جو اعتراض کرتا ہے۔ اُس کا علم گھٹے گا۔ کیونکہ وہ حقیقت کو معلوم کرنے کی بجائے وسوسہ میں پڑ جاتا ہے اور وسوسہ میں پڑ جانے سے اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جا سکتا۔ تم وہ

بلند مقام

پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جو نبیوں کی جماعتوں کو حاصل ہوتا ہے۔ تمہیں یہ بھول جانا چاہیئے۔ کہ تم تھوڑے ہو۔ تم اگر معاملات میں سچائی اور دیانت داری سے کام لوگے تم اگر راستبازی اختیار کرو گے تو لوگ تمہاری ہمدردی۔ تمہاری مدد اور خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے تمہارے اردگرد خود بخود جمع ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور تمہیں آپ ہی آپ طاقت حاصل ہو جائے گی۔ تم لوگوں کے قلوب پر حکومت کرنے لگو گے۔ گویا تم بے تخت کے بادشاہ ہو جاؤ گے۔ یہی سندھ کا علاقہ ہے اس میں ہم بے شک تھوڑے ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنی حسن کارکردگی سے اور خوش معاملگی سے لوگوں میں اثر پیدا کر لیں۔ تو لوگ آپ ہی

آپ ہمارے پاس آئیں گے۔ میں نے بعض آدمی دیکھے ہیں۔ وہ تھوڑے تھے۔ لیکن انہوں نے دوسرے لوگوں کے اندر اثر پیدا کر لیا اور یہ

حقیقت ہے

کہ جو کام ایک آدمی کر سکتا ہے۔ ایک قوم اس سے زیادہ کر سکتی ہے۔ آپ ایک قوم ہیں۔ انگلستان جرمنی اور فرانس وغیرہ ممالک اگر غیر ممالک پر حکومت کر سکتے ہیں۔ تو کیوں تم حکومت نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ تو دوسروں کو غلام بنانے آئے ہیں۔ آپ اگر انہیں ابھاریں۔ ان کے لئے مفید وجود بنیں اور ان کے دلوں کو اچھا بنانے کی کوشش کریں تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس نمایاں فرق کی وجہ سے لوگ تمہارے دل سے فرمانبردار نہ ہو جائیں۔ وہ تمہیں اپنا افسر نہ بنا لیں۔ بسا اوقات خدمت کرنے والا مخدوم ہو جاتا ہے

اور محبت وہ کام کر جاتی ہے جو زور اور طاقت اور ہتھیار سے نہیں ہو سکتا۔

پس میں جماعت کو

نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھے۔ بلکہ انہیں دور کرنے کی کوشش کرے۔ تم یہ مت سوچا کرو۔ کہ تم کمزور ہو۔ تم یہ سوچا کرو۔ کہ تم اس طاقت سے جو تمہیں حاصل ہے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہو اگر تم ایسا کرو گے تو اس علاقہ میں جہاں ہم غیر کے طور پر ہیں۔ لیڈروں کے طور پر رہیں گے۔ اور ناراضگی سے نہیں۔ بلکہ ہماری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے لوگ ہمیں لیڈر قرار دیں گے مگر

ضرورت ہے قربانی کی

ضرورت ہے۔ ایثار کی۔ ضرورت ہے محنت کی۔ جبتک یہ چیزیں پیدا نہیں ہو جائیں۔ ہم اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے +

تعلیم الاسلام کالج کے نتائج

بی اے کے نتائج کی مضمون وار اوسط فی صدی :-

مضمون	کالج کی اوسط فی صدی	یونیورسٹی اوسط فیصدی
انگلش	83.3 %	48.9 %
فزکس	100 %	65.2 %
فارسی	100 %	83.2 %
ریاضی	100 %	38.7 %
ہسٹری	100 %	59.4 %
پولٹیکل سائنس	100 %	76.8 %
اکنامکس	100 %	73.4 %
اردو	100 %	86.2 %

(پرنسپل)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ اور حضور کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور۔ ناقل) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی گھر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے"

(الفضل ۲۰ر مئی ۱۹۴۴ء)

نوٹ:۔ داخلہ ۱۹ر ستمبر سے ۳۰ر ستمبر تک جاری رہے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

پتہ مطلوب ہے!

(۱) مہرالدین کشمیری اور عبدالرحمٰن ترکھان احمدی موضع کلو سوہل متصل قادیان جہاں کہیں بھی ہوں خود یا جس صاحب کو ان کا علم ہو۔ تو ضرور ان کی خیریت اور پتہ سے مجھے اطلاع بذریعہ خط دی جاوے مشکور ہوں گا۔ مہرالدین کے بچے اور بیوی اسکی تلاش میں ہیں حسن محمد کلو سوہلی مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ

(۲) ڈاکٹر محمد شریف صاحب پنشنر سول سرجن بٹالوی جہاں کہیں بھی مقیم ہیں مفصل پتہ سے پتہ ذیل پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں

(حکیم عبدالمجید سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ سابق گول بازار بٹالوی)

خدام الاحمدیہ کا نواں سالانہ اجتماع

۳۰ر۔ ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا نواں سالانہ اجتماع جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں مورخہ ۳۰ر۔ ۳۱ر و یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء کو منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ

خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے اس اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے

(معتمد)

مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز اور رائے دہندگان کی فہرستیں

حکومت کی طرف سے تمام اخبارات میں یہ اعلان ہو چکا ہے کہ مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز کے ہونے والے انتخابات کے لئے فہرست رائے دہندگان کی تیاری شروع ہو چکی ہے ہر بالغ مرد و عورت جس کی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہو ووٹر بننے کا حق رکھتا ہے۔ اور اسکے علاوہ ووٹر بننے کے لئے مزید کوئی شرط نہیں۔ حکومت نے اس بات کی بھی ہدایت دے رکھی ہے۔ کہ وہ لوگ جو اس وقت وقتی طور پر پہاڑی مقامات پر مقیم ہیں۔ ان کے نام ان مقامات کی فہرستوں میں درج کئے جائیں۔ جہاں وہ مستقل رہائش رکھتے ہوں۔ فہرستوں کی تیاری کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اہتمام کیا جائے کہ سرکاری ملازمین کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے رائے دہندگی کے قابل تمام مرد و زن کے ناموں کا صحیح اندراج فہرستوں میں کروا دیا جائے۔ اور اس معاملہ میں سہل انگاری اور غفلت سے ہرگز کام نہ لیا جائے میں جماعتہائے احمدیہ کے تمام امراء۔ صدر صاحبان اور سیکرٹریان امور عامہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں پوری مستعدی سے کام کریں۔ تاکہ کسی ایسے فرد کا نام فہرست میں درج ہونے سے رہ نہ جائے جو قواعد کے مطابق ووٹر بن سکتا ہے ۔

انتقاد

رسالہ "ست سندیش" اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہندی رسالہ ست سندیش شائع ہو گیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ہماری نظر سے گزرا ہے۔ جہاں تک کاغذ لکھائی چھپائی کا تعلق ہے یہ رسالہ موجودہ حالات کے پیش نظر شاندار کہا جا سکتا ہے مضامین کے لحاظ سے بھی یہ نمبر اپنی قبل از تقسیم زندگی سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ خاص طور پر سرسوتی کے متعلق جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت قابل تعریف ہے۔ ست سندیش ہندی خوانوں میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک نہایت کاری اور مؤثر ہتھیار ہے جماعت احمدیہ کے افراد کو چاہیئے کہ اس کو اپنے ہندی خوان دوستوں کو بھجوائیں یا اس کی قیمت محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھیج دیں اور جن صاحبان کو وہ رسالہ بھجوانا چاہیں ان کے پتہ بھی بھیج دیں تاکہ ان کے نام رسالہ بھجوا دیا جائے۔ سالانہ قیمت پانچ روپے اور ششماہی تین روپے ہے۔ دوست اس پتہ پر خط لکھیں۔

(ست سندیش ہندی ربوہ ضلع جھنگ پاکستان)

۴ عہدیداران کو اپنی مساعی سے مرکز کو بھی اطلاع دیتے رہنا چاہیئے۔ اور اپنے ہاں کے تمام احمدی ووٹروں کا مکمل ریکارڈ اپنے پاس محفوظ رکھنا چاہیئے۔ نام اور ولدیت اور سکونت کی صحت کا خاص خیال رکھیں

(ناظر امور عامہ)

احمدی مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) سے پاکستان میں

دلچسپ حالات سفر

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل سابق مبلغ سیرالیون)

(۲)

عجائبات لندن

لندن مغربی تہذیب کا گہوارہ ہے اور ہر شخص کی دلچسپی کے لئے وہاں کوئی نہ کوئی عجوبہ و شغل موجود ہے جگہ بجگہ مختلف قسم کے عجائبات اور دلچسپی کے سامان نظر آتے ہیں۔ وہاں کی زمین دوز ریلیں۔ عجائب خانے۔ ٹریفک لائٹس۔ لندن پولیس اور ہائیڈ پارک یہاں کی ایسی چیزیں ہیں جو ہر باہر سے جانے والے کے لئے عجوبہ اور دلچسپی کا موجب ہوتی ہے۔ تمام شہر کے نیچے تقریباً پچاس ساٹھ فٹ کی گہرائی پر الیکٹرک ریل کا جال بچھا ہوا ہے جسے عام طور پر ٹیوب کہا جاتا ہے دو دو تین تین فرلانگ پر زمین دوز سٹیشن بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ لفٹس یا الیکٹرک سیڑھیوں جو ہر وقت چلتی رہتی ہیں کے ذریعے اوپر نیچے آتے جاتے ہیں یہ گاڑیاں پانچ پانچ منٹ کے بعد آتی جاتی ہیں اور روزانہ لاکھوں آدمیوں کو منزل مقصود تک پہنچاتی ہیں۔ اس طرح لندن میں بیسیوں عجائب خانے ہیں۔ جن میں دنیا کی ہر قسم کی عجیب و غریب اشیاء جمع کر رکھی ہیں اور اس طریق سے رکھی ہوئی اور دکھائی جاتی ہیں کہ ہر چیز جو انسان دیکھتا ہے وہ صرف عجوبہ ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے غور سے دیکھنے اور پڑھنے سے انسان علم و تجربہ حاصل کرتا ہے سٹوڈنٹس اور باہر سے گئے ہوئے لوگوں کے لئے ہر روز ان عجائب خانوں میں خاص لیکچر ہوتے ہیں اور بعض سائنٹیفک تجربے کر کے دکھائے جاتے ہیں۔

اس طرح ہر چوک میں ٹریفک لائٹس کے ایسے کھمبے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ خواہ کتنا ہی زیادہ ٹریفک کیوں نہ ہو خود بخود پولیس کے اشاروں اور مدد کے بغیر موٹریں اور لاریاں وغیرہ انتظام کے ساتھ باری باری چوک کراس کرتی جاتی ہیں۔ لیکن کوئی ٹکر وغیرہ لگنے کا حادثہ ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ ہر چوک میں ہر سڑک پر تین بجلی کی روشنیاں ہوتی ہیں سرخ نیلی اور زرد یہ روشنیاں بدلتی رہتی ہیں۔ اگر سرخ لائٹ جل رہی ہو اور باقی بند ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ سڑک بند ہے اور اسے کراس کرنے والی دوسری سڑک کھلی ہے۔ پھر زرد رنگ کی لائٹ بطور اشارہ کے جلتی ہے کہ گویا سڑک کھلنے والی ہے۔ اس کے معاً بعد نیلی لائٹ جلتی اور باقی دو بجھ جاتی ہیں اور سڑک کھل جاتی ہے اور دوسری جو پہلے کھلی تھی بند ہو جاتی ہے اور یہ سلسلہ بجلی کے ذریعہ خود بخود دن رات جاری رہتا ہے۔ جس سے بغیر مین پاور کے ٹریفک ترتیب اور آسانی سے گزرتا جاتا ہے گو یہ چیز فی ذاتہ کوئی اتنا بڑا عجوبہ نہیں ہے۔ مگر فوائد کے لحاظ سے یقیناً نہایت مفید ہے۔

لندن پولیس

لندن کی قابل دید و توجہ چیزوں میں سے وہاں کی پولیس بھی ہے۔ وہاں کی پولیس اپنے کام میں نہ صرف بہت ہوشیار اور دیانتدار معلوم ہوتی ہے بلکہ اعلیٰ درجے کی ٹرینڈ اور ملک و پبلک کی وفادار نظر آتی ہے۔ ظاہری یونیفارم اور قد و قامت ایسا ہوتا ہے کہ رعب و وقار کے علاوہ ایک قسم کی ہیبت اور سنجیدگی طاری ہوتی ہے عام ظاہری اخلاق اور پبلک سے بلکہ ایک مجرم سے بولنے کا طریق بھی نرم و مناسب ہوتا ہے۔ لندن میں ایک اجنبی کا سب سے زیادہ مددگار و رہبر لندن پولیس ہی ہوتی ہے بعض دفعہ ایک اجنبی راستہ دریافت کرنے کے لئے یا کسی اور غرض سے پولیس مین کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے تو پولیس مین دیکھ کر خود آگے آکر اسے پوچھتا ہے کہ What can I do for you اور راستہ نہ سمجھ آنے کی صورت میں بعض دفعہ خود منزل مقصود تک یا کم از کم اس بازار تک پہنچا کر واپس لوٹتا ہے۔ لندن کا سکاٹ لینڈ یارڈ (سب سے بڑا پولیس سنٹر) مجرمین کا سراغ لگانے اور واقعات کی صحیح اور سرعت سے تحقیق کرنے اور تہہ تک پہنچنے میں خاص شہرت رکھتا ہے لندن میں ٹھہرنے اور انگریز قوم کو سٹڈی کرنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ قوم اب آہستہ آہستہ تنزل کی طرف جا رہی ہے اور ان کا اخلاق اور دنیوی عروج زوال میں تبدیل ہو رہا ہے تاہم لندن پولیس ابھی تک اپنے کام میں مستعد اور اپنے معیار و شہرت کو قائم کئے ہوئے ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ ہماری پاکستان کی پولیس کی اکثریت ابھی تک ان خوبیوں سے عاری نظر آتی ہے اور یہاں کی پولیس سے معاملہ کرنے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا پولیس کے افراد کو یہ غلط فہمی لگی ہوئی ہے۔ کہ عام پبلک ان کی غلام اور وہ ان کے افسر و آقا ہیں اور ان کے لئے پبلک کے ساتھ ہر قسم کا سلوک روا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پبلک کی خدمت اور بہتری و اصلاح اور نظام و امن قائم کرنے اور قائم رکھنے کے لئے پولیس والوں کو پبلک کے خرچ پر ٹرینڈ کر کے ان کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ انگلینڈ کی پولیس کو دنیا بہترین پولیس تسلیم کرے۔ دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک پاکستان کی پولیس کو اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے اور اس رنگ میں اپنی ذمہ داری کا خیال رکھنا چاہیئے کہ دنیا پر واضح ہو جائے کہ اگر کسی ملک کی پولیس دنیا کی بہترین پولیس اور دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے تو وہ اسلام کی تعلیم و مقدس جھنڈے تلے تربیت یافتہ پاکستان کی پولیس ہے۔

ہائیڈ پارک کی سیرگاہ

ہائیڈ پارک لندن کے وسط میں ایک بہت بڑا وسیع اور خوبصورت باغ ہے۔ جہاں ہر وقت ہزاروں مرد و زن تفریح و آرام اور لہو و لعب میں مشغول رہتے ہیں۔ خصوصاً موسم گرما میں وہاں بہت ہی رونق ہوتی ہے۔ یہ جگہ زیادہ تر اسلئے مشہور ہے کہ اس باغ کے ایک کونے پر ماربل آرچ کے عین سامنے تقریباً ایک فرلانگ لمبا پلیٹ فارم بنا ہوا ہے۔ جہاں ہر وقت مختلف مذہبی و سیاسی امور پر لیکچر اور بحث و تمحیص ہوتی رہتی ہے۔ جس مرد یا عورت کا جی چاہے وہاں کھڑے ہو کر جو دل میں آئے کہتا چلا جائے کسی کی طرف سے کسی قسم کی کوئی ممانعت یا روک پیدا نہیں کی جاتی اور ہر وقت سینکڑوں اور موسم گرما میں ہزاروں لوگ سننے کے لئے وہاں جمع رہتے ہیں گویا یہ جگہ ایک قسم کا پلیٹ فارم آزادی ہے جہاں Freedom of speech اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے ایک طرف اگر دہریہ کھڑا ہو کر خدا تعالیٰ کو گالیاں بک رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس ہی دائیں بائیں مختلف چرچوں کے پادری گلے پھاڑ پھاڑ کر ہر ممکن طریق سے خدا تعالیٰ کے ایک عاجز و فانی بندے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا یا اس کا بیٹا ثابت کرنے کی سعی لاحاصل میں ہمہ تن مشغول ہوتے ہیں۔ غرضیکہ اس پلیٹ فارم پر ایک وقت میں بیسیوں لیکچرار نہ صرف مذہب بلکہ دنیا کے ہر اہم سیاسی یا سوشل مسئلہ پر اظہار خیالات کر کے لوگوں کی دلچسپی کا سامان پیدا کر رہے ہوتے ہیں باوجودیکہ یہ لیکچرار ایک دوسرے کے خلاف بلکہ بعض دفعہ سامعین کے خلاف سخت کلامی بھی بہت کرتے ہیں اور سننے والے ان کو مرعوب ...... کرنے کے لئے بعض اوقات منظم کوشش کرتے ہیں اور معقول و غیر معقول سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ دونوں طرف سے کوئی غیظ و غضب کا اظہار نہیں ہوتا اور عام طور پر صبر و تحمل پر عمل رہتا ہے۔ اور اگر کبھی کوئی جھگڑا ہو بھی جائے تو عملی طور پر یہاں تک کبھی نوبت نہیں پہنچتی کہ دست و گریبان یا گتھم گتھا ہونے کی ضرورت پڑے اور پولیس کو درمیان میں آنا پڑے۔

احمدی مبلغین کے ہائیڈ پارک میں اسلام پر لیکچر

ہمارے مبلغین بھی ہفتہ میں دو بار کئی کئی گھنٹے اسلام پر یہاں لیکچر دیتے اور اسلام کے متعلق لوگوں کی غلط فہمیاں دور کرتے ہیں۔ جو عام طور پر سنجیدگی کے ساتھ سنے جاتے ہیں اور سوائے کسی شاذ موقعہ کے کبھی کوئی گڑبڑ نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض دفعہ بعض نیک فطرت لوگ مسجد میں دوبارہ تحقیق کے لئے بھی آتے ہیں۔ مجھے وہاں کئی دفعہ جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہاں ہر قسم کے ذوق کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ گو بعض لوگ وہاں تحقیق حق کے لئے بھی آتے ہیں۔ مگر کئی ایسے بھی میں نے دیکھے ہیں۔ جن کو شرابیوں یا جواریوں کی طرح وہاں آکر دوسروں سے باتیں سننے اور انہیں سنانے اور فضول فضول امور پر لمبی لمبی بحث کرنے کا نشہ اور عادت پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ جس سے مجبور ہو کر ہر شام کو بلاناغہ وہ وہاں آکر دو تین گھنٹے شور ڈال کر اور کسی سے ادھر ادھر کی بحث کر کے یا اپنے مطلب کا لیکچر وغیرہ سن کر اپنی عادت پوری کر لیتے ہیں (باقی)

درخواست دعا

آج کل ربوہ میں موسمی بخار سے کئی افراد بیمار ہیں۔ تین چار روز ہوئے میری والدہ صاحبہ اور میری لڑکی اور میرا چھوٹا بچہ عزیز فلاح الدین بھی بعارضہ بخار بیمار پڑ گئے۔ والدہ صاحبہ اور لڑکی کو تو آرام ہے۔ لیکن عزیز فلاح الدین جس کی عمر دو سال ہے ابھی تک بیمار ہے۔ آج اسے ۱۰۶ درجہ تک ٹمپریچر ہو گیا۔ میں خود بھی بخار سے ایک دو روز بیمار رہا۔ دوستوں سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بیماروں کو شفا عطا فرما دے آمین

(جلال الدین شمس)

خدام الاحمدیہ کا شعبہ تربیت و اصلاح

I مجالس نماز باجماعت کی سختی سے نگرانی کریں۔ مساجد میں نمازوں کی حاضری کا انتظام کیا جائے۔ اگر کوئی خادم ہفتہ میں کم از کم ۱۴/۳۵ نمازیں باجماعت ادا نہیں کرتا۔ تو پہلے خدام کے عہدیدار اُسے سمجھائیں۔ پھر جماعت کے پریذیڈنٹ اور جماعت کے دوسرے دوست اُسے سمجھائیں۔ اگر اس کی اصلاح میں کسی طرح کامیابی نہ ہو۔ تو پھر مرکز کی وساطت سے حضور کے سامنے اس کا نام پیش کیا جائے۔

II مجلس مرکزیہ اسلامی اخلاق پر چھوٹے چھوٹے رسالے اور کتب کے چھپانے کا انتظام کرے گی۔ جن میں اصول اخلاق پر بحث ہوگی۔ چونکہ ان رسالہ جات کی تیاری میں مناسب وقت اور مال کی ضرورت ہے۔ اس لئے کسی حد تک تعویق لازمی ہے۔ بہر صورت مجلس مرکزیہ اسلامی اخلاق کے متعلق اخبار میں وقتاً فوقتاً مضامین شائع کرائے گی۔

III مجالس تربیت کی غرض سے مہینہ میں کم از کم دو اجلاس منعقد کریں۔ تربیتی اجلاسوں کے ذریعہ خدام اور اطفال کے سامنے اخلاق کے متعلق تفصیلاً بحث آتی رہنی چاہیئے۔ اور انہیں بتانا چاہیئے کہ کون سے اعمال ہیں۔ جو آج کل عام ہیں۔ اور در حقیقت اسلامی نقطہ نگاہ سے بڑے ہیں۔ اور کون سے اعمال ہیں۔ جو بُرے سمجھے جاتے ہیں۔ اور وہ در حقیقت اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق ہیں۔

IV ایسی اخلاقی کمزوری جس سے دوسروں کو بھی نقصان پہنچتا ہو۔ مجالس اُس کے انسداد کے متعلق مناسب تدابیر اختیار کریں۔ مجالس اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ کہ اصلاح کا کوئی ایسا طریق اختیار نہ کیا جائے جس سے دوسرا شخص چڑ جائے یا ضد یا مقابلہ کرنا شروع کر دے۔ جس شخص کے لئے اصلاحی قدم اُٹھایا جائے اگر اسے یقین ہو۔ کہ مجالس کے عہدیدار ہمدردی کے ماتحت ایسا کر رہے ہیں۔ تو وہ مجبور ہوگا۔ کہ اپنی کمزوری کے متعلق سنجیدگی سے سوچے۔ اس طرح ناخوشگوار حالات بھی پیدا نہیں ہوں گے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ مجالس جسارت اور دلیری سے کام نہ کریں۔ اصلاح کے لئے کوئی نہ کوئی نفسیاتی طریق اختیار کیا جائے۔ تا وہ طریق موثر ثابت ہو۔

V آج کل سگرٹ نوشی عام ہے۔ مجالس خدام کو تمباکو نوشی چھوڑنے کی تلقین کریں۔ اور بہر صورت یہ پابندی عائد کریں۔ کہ کوئی خادم پبلک میں تمباکو نوشی نہ کرے۔

مجالس خدام کو داڑھی رکھنے کی تلقین کریں۔ چونکہ ربوہ میں کوئی شخص مستقل رہائش نہیں کر سکتا۔ تاوقتیکہ وہ اسلامی شعار کا پابند ہو۔ اس لئے مجلس ربوہ خصوصیت سے خدام سے اسلامی شعار کی پابندی کرائے۔ مجالس خدام کو وقت کے ضیاع سے سختی سے روکیں۔

VI مجالس خصوصاً لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور اور کراچی کی مجالس اس امر کی نگرانی کریں۔ کہ کوئی خادم [illegible] نہ دیکھے۔ اگر کوئی خادم بار بار سمجھانے سے بھی باز نہ آئے۔ تو مرکز کو اس کے نام سے اطلاع دی جائے۔ اگر کسی [illegible] میں یہ مرض ناقابل اصلاح حد تک بڑھ جائے۔ تو مجلس کے عہدیدار جماعت کے عہدیداروں کے سامنے حالات پیش کریں۔ اور جماعت کے ذی اثر اصحاب اس بارہ میں فوری اور موثر کارروائی کریں۔

(مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۶ ہزار مربع میل کا جائزہ — ۴۰۰ نقشوں کی تکمیل

پاکستان کے نقشہ کی تیاری

۱۴ اگست ۱۹۴۹ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران میں سروے ڈیپارٹمنٹ حکومت پاکستان نے ۶ ہزار مربع میل کی پیمائش کے بعد جائزہ اور خاکہ مرتب کیا اور اس پر نظر ثانی کی گئی۔ ان سب کوششوں کے نتائج نقشہ جات کے نئے اور نظر ثانی کردہ ایڈیشن کی اشاعت کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں۔

محکمہ کا دفتر اشاعت نقشہ جات معیاری نقشوں کی سلسلہ وار تکمیل۔ ترتیب اور اشاعت میں ہمہ وقت مصروف رہا۔ تقریباً ۴۰۰ مختلف نقشے چھاپے گئے۔ جن کی مجموعی تعداد اشاعت ۵ لاکھ تھی۔ کابینہ کے فیصلہ کے مطابق پاکستان کے ایک کلی اور عمومی نقشہ کی تیاری کو سب پر فوقیت دی گئی۔ اور یہ کام اب پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ دیگر محکموں سے نقشہ خاکہ اور جائزہ کی روز افزوں مانگیں موصول ہو رہی ہیں اور محکمہ آبپاشی اور برقابی کے نئے نئے منصوبوں مثلاً سندھ میں لوئر سندھ بیراج اور فلیلی کی نہروں کے خاکے، مشرقی بنگال میں دریائے ہالدہ کی مصنوعی بندرگاہ کرنافلی کے آبگیرہ اور سیلانگ کے بند محل وقوع کے جائزے اور صوبہ سرحد میں درسک کے برقابی کارخانے کے جائزے کی تیاری اور تکمیل میں مصروف تھا۔

شہروں کے تفصیلی نقشے میں عمارتوں کے خاکے مثلاً حیدر آباد اور سکھر میں صنعتی علاقے نئے دارالسلطنت کے محل وقوع کے مخصوص علاقے پاکستان کے سرحدی ملازمین کے انجمن تعمیر مکانات کے جائزے اور خاکے یا قریب تکمیل ہیں۔ یا ان کے منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد مختلف جائزے نقشے مثلاً برما آئیل کمپنی کے لئے رعائتی حدود بندی۔ محکمہ آثار قدیمہ کے موہن جو دڑو اور قبروں کی رجسٹری کے لئے قبرستان اور شہر چٹاگانگ کے خاکے تیار کر لئے گئے ہیں۔ — پاکستان کے محکمہ سروے کا سب سے پہلا فرض تازہ ترین جغرافیائی حالات و خصوصیات کے لحاظ سے خاکے۔ جائزے اور نقشے تیار کرنا ہے در حقیقت ملک کے ذرائع کی مناسب ترقی کے لئے صحیح اور ٹھیک نقشوں کی تیاری پہلی شرط ہے۔

ہندوستان سے محکمہ سروے کے اثاثہ میں سے پاکستان کے حصے کی عدم وصولی سے پاکستان میں ضروری آلات اور مناسب سامان کی قلت ہو گئی۔ اس وجہ سے اس محکمہ کے جائزے اور اشاعت کے ذرائع پر کافی بار پڑ گیا ان مشکلات پر قابو پانے کی کوششیں جاری ہیں تاکہ ضروری خاکوں اور نقشوں کی ترتیب و تکمیل میں خلل نہ پیدا ہو۔ اور نوجوں اور دفاعیہ کی روز افزوں ضرورتوں کو پورا کیا جا سکے۔ صحیح نقشے معدنیات، زراعت اور صنعت و حرفت میں پاکستان کی ترقی کے لئے بہت زیادہ درکار ہیں۔

پتہ مطلوب ہے!

(۱) نظارت بیت المال کو مندرجہ ذیل اصحاب کے موجودہ پتوں کی ضرورت ہے۔ یہ احباب خود یا اگر کسی اور دوست کو علم ہو تو وہ اُن کے پتوں سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

مکرمی سید عبد الکریم خان صاحب ولد جناب عبد الجلیل خان صاحب بھاگلپوری (۲) عبد اللطیف صاحب پسر منشی عبد الرحیم صاحب شہر نا (۳) مکرمی عبد الرحمٰن صاحب۔ ولد ڈاکٹر فیاض الدین صاحب محلہ چیاریک۔ تاتار پور روڈ۔ بھاگلپور (۴) مکرمی محمد شاہ صاحب ولد فقیر محی الدین صاحب قوم قریشی ساکن پالم کوٹا کوچہ السید پیچی روڈ شنبہ و تحصیل سٹی ویلی صوبہ مدراس (۵) مکرمی چوہدری روشن دین صاحب موضع ڈھاگہ چک نمبر ۹ ڈاک خانہ رحیم یار خان ریاست بہاولپور۔ (۶) مکرمی ملک بشیر احمد صاحب ولد ملک محمد حسین صاحب ساکن دھرم کوٹ رندھاوا (۷) مکرمی شیخ محمد عبد اللہ صاحب۔ ولد شیخ فضل کریم صاحب مرحوم

(۲) دفتر مقبرہ بہشتی کو مندرجہ ذیل موصی صاحبان کے موجودہ پتہ جات درکار ہیں۔

(۱) شیخ علی محمد صاحب ولد مولا بخش صاحب کماجون ضلع جالندھر وصیت نمبر ۳۹۰۷
(۲) چوہدری ضیاء الحق صاحب ولد الٰہی بخش صاحب سکنہ رام پور کھیبا ضلع انبالہ " نمبر ۲۱۶۸
(۳) بدر الدین صاحب سکنہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور " نمبر ۲۱۹۰
(۴) منشی علی بخش صاحب ولد ابراہیم صاحب صریح ضلع جالندھر " نمبر ۲۲۵۰
(۵) ماسٹر محمد اکرم خان صاحب بزدی دار البرکات قادیان " نمبر ۲۲۵۳
(۶) میاں دین محمد صاحب اچلی گیٹ بٹالہ سبزی فروش " نمبر ۲۵۴۰
(۷) حکیم دین محمد صاحب ولد شیخ برکت علی صاحب دار الفضل قادیان " نمبر ۲۷۰۹
(۸) عطاء محمد صاحب ننگل باغباناں ضلع گورداسپور " نمبر ۵۰۹۵
(۹) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب ساکن کوٹ گگے زئیاں ضلع امرتسر نمبر ۵۲۰۶
(۱۰) مولوی عنایت اللہ صاحب ولد فتح دین صاحب قادیان وصیت نمبر ۵۴۰۲
(۱۱) بشیر احمد ولد اہلم بخش صاحب ڈسٹرکٹ سنٹری انسپکٹر جالندھر " نمبر ۵۴۰۴
(۱۲) مرزا محمد اسمٰعیل صاحب کوٹلی مخلال ڈاک خانہ ڈھلواں ریاست کپورتھلہ " نمبر ۵۴۲۳
(۱۳) سیدہ وزیر بیگم صاحبہ بنت حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپور " نمبر ۵۵۳۴
(۱۴) محمد حسین صاحب ٹیلر کوتوالی بازار دھرم سالہ ضلع کانگڑہ " نمبر ۵۷۳۸
(۱۵) شیخ محمد سلیمان صاحب ہیڈ کلرک تھانہ اندرانہ کلاں ضلع کرنال " نمبر ۵۷۴۶
(۱۶) عبد العزیز صاحب ولد سلطان بخش صاحب تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور " نمبر ۵۷۳۴
(۱۷) پیر عبد العلی صاحب چک نمبر ۲۴ نواب شاہ سندھ حال کراچی اپنے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ ضروری تاکید ہے۔